محمّد افضل سندھو

وزیرِ خزانہ پنجاب

کی

تقریر برائے میزانیہ ۹۷-۱۹۹۶ء

اور

ضمنی میزانیہ ۹۶-۱۹۹۵ء

پنجاب اسمبلی

لاہور

۱۴ جون ۱۹۹۶ء

بسم الله الرحمن الرحیم

حکومت پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

حکومت پنجاب کا سالانہ مالی تخمینہ لئے میں اس معزز اور باوقار ایوان میں حاضر ہوں۔ ہر سال اعلان بجٹ کا یہ لمحہ مایوسی اور امید کے جلو میں طلوع ہوتا ہے اور اک نئی منزل کی خبر دے کر ماضی کے اندھیرے میں جا اترتا ہے۔ یہ لمحہ کشمکش حیات کا آئینہ دار ہے۔ میں اس لمحے کا پیامبر بن کر آپ کے روبرو کھڑا ہوں۔ میرا دامن بھی آج ماضی کی طرح پھولوں اور کانٹوں سے لبریز ہے۔ پھول ان کامیابیوں کی نوید ہیں جنہوں نے ہمارے قدم چومے اور کانٹے اس خلش کا اظہار ہیں جو خوابوں کی تعبیر نہ پا کے بیدار ہوتی ہے۔

جناب سپیکر!

2. ہر سال بجٹ کی گزارشات کا آغاز مالی مشکلات کے تذکرے اور سیاسی نزاکتوں کے اظہار سے ہوتا ہے۔ اس امر کا کیا علاج کہ یہ مشکلیں تو اب ہمارا مقدر بن چکی ہیں۔ ماضی کے حکمرانوں کی کم نظری آج ہمیں اس مقام پر لے آئی ہے کہ ہر طرف معاشی ابتری اور غیر یقینی کی فضا طاری ہے۔ مسائل کا ایک بار گراں ہے۔ مشکلات کا ایک سمندر ہے اور دکھوں کی دائمی برکھا ہے۔ ہر شخص یہی سوال کرتا ہے کہ ''کس کے گھر جائے گا سیلاب بلا میرے بعد''۔ حکومت مقدور بھر کوششوں کے باوجود اپنی منزل مراد تک رسائی نہیں پا سکی۔ لیکن ہم ان مشکلوں سے رنجیدہ خاطر نہیں۔ یہ صعوبتیں ہمارے لئے مہمیز کا کام دیتی ہیں۔ تائید خداوندی اور عوامی قوت کے سہارے انہیں مشکلوں میں سے گزرتے ہوئے ہم اس منزل تک پہنچیں گے جس کا خواب قائداعظم اور تحریک پاکستان کے لاکھوں کارکنوں نے دیکھا اور جس کی تعبیر پانے کے لئے پی ڈی ایف، وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو اور وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی کی قیادت میں شب و روز کوشاں ہے۔

جناب سپیکر!

3. آج سے 24 سال قبل آپ نے اسی معزز ایوان میں بجٹ پیش کرتے ہوئے بجا طور پر یہ کہا تھا کہ ''پنجاب کی خوشحالی محض ایک سراب ہے۔ غریبی کے بحر بیکراں میں کہیں کہیں خوشحالی کے جزیرے نظر آتے ہیں۔

لیکن کیفیت یہ ہے کہ دیہات کی بات ایک طرف ہمارے بڑے بڑے شہروں کا ہر پانچواں شخص پینے کے پانی؛ بجلی اور رہائش ایسی بنیادی ضرورتوں سے محروم ہے۔" آج بھی یہ حقیقت اتنی ہی درست ہے جتنی 24 سال قبل تھی۔ ان چوبیس برسوں میں شب و روز کے بہت سے تارے ٹمٹمائے اور بجھ گئے۔ انقلاب کے ان گنت نعرے بلند ہوئے' زندگی نے کتنا ہی سفر طے کیا لیکن ہم ہیں کہ اسی مقام پر کھڑے ہیں۔ ترقی کا ہر خواب ادھورا ہے۔ کروڑوں لوگ غربت اور پسماندگی کا شکار ہیں۔ بستیاں زندگی کی بنیادی سہولتوں سے بے بہرہ ہیں۔ تعصب اور جہالت سکہ رائج الوقت ہیں۔ معاشی اور معاشرتی انصاف کے بلند بانگ دعوے اپنے معانی کھو رہے ہیں اور ترقی کی کوششیں محض چند خطوں اور طبقوں تک محدود ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر!

4. مسائل کا یہی وہ انبار ہے جو ہمیں وراثت میں ملا اور جس سے چھٹکارا پانا ہماری حکومت کا نصب العین ہے۔ پی ڈی ایف کی گزشتہ تین سال کی جدوجہد اسی عزم کی آئینہ دار ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ترقی ایک ایسا ہمہ گیر اور جامع تصور ہے جس میں امیر و غریب کی کوئی تمیز روا نہیں رکھی جاتی۔ ہمارے نزدیک دور دراز کے دیہاتوں اور کچی بستیوں کے تہی دامن مکین بھی اسی عزت و احترام کے مستحق ہیں جس قدر شہروں کے نسبتاً مراعات یافتہ لوگ! ہم ترقی کو محض معاشی بہبود کی کوششوں سے ہم آہنگ خیال نہیں کرتے بلکہ ہماری نگاہ میں ترقی کا آغاز معاشی بہبود کے ساتھ ساتھ معاشرتی انصاف اور مساوات سے ہوتا ہے۔ ہماری ترجیحات کا نکتہ آغاز کھیت اور کھلیان ہیں۔ ہماری توجہ کا اصل محور مزدور اور محنت کش ہیں۔ ہم استحصال سے پاک ایسے معاشرے کی تشکیل کے خواہاں ہیں جہاں جمہوریت اور مساوات کا بول بالا ہو۔ یہی اصول ہماری سیاست کا طرہ امتیاز ہیں اور انہی اصولوں پر ہم نے اس سال کے مالی تخمینہ کی بنیاد رکھی ہے۔

ضمنی بجٹ اور نظر ثانی شدہ بجٹ برائے سال 96-1995ء

جناب سپیکر!

5. پنجاب میں پی ڈی ایف کی حکومت نے برسراقتدار آتے ہی حکومتی اخراجات میں میانہ روی اور مالیاتی

نظم و ضبط کی جو راہ اختیار کی تھی اس کے مثبت اثرات مرتب ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ قرض کی معیشت کسی بھی حکومت کے لئے زہر قاتل سے کم نہیں۔ ماضی میں سٹیٹ بینک آف پاکستان سے اوورڈرافٹ ہمارے وسائل پہ ایک گراں بوجھ بن جاتا تھا۔ اس بوجھ سے یکسر نجات پانے کے بعد اب قرض پہ انحصار بھی رفتہ رفتہ کم کیا جا رہا ہے۔ گویا ہم پورے اعتماد سے ایک ایسی منزل کی طرف گامزن ہیں جہاں ہم اپنے وسائل پہ مکمل بھروسہ کر سکیں گے۔ جاری اور ترقیاتی بجٹ' ہر دو سطح پر ہم نے کفایت شعاری کی یہی حکمت عملی اپنائی ہے تاکہ وطن عزیز کے گلی کوچوں اور ایوانوں میں روشن چراغ' ہمیشہ فروزاں رہیں اور ان کی روشنی کے لئے ہمیں دہقانوں اور مزدوروں کا لہو مستعار نہ لینا پڑے۔

جناب سپیکر!

6. سال رواں کے دوران وفاقی حکومت کے بعض فلاحی اقدامات کی وجہ سے حکومت پنجاب کے خزانہ پہ بوجھ پڑا ہے۔ سرکاری ملازمین کو سات فیصد الاؤنس کی ادائیگی کے لئے دو ارب روپے کے اضافی اخراجات درکار تھے۔ میڈیکل الاؤنس میں اضافہ کی بدولت پنجاب حکومت کو 30 کروڑ روپے کا بوجھ اٹھانا پڑا۔ پنشن کی نئی شرح اختیار کرنے کی بناء پر مزید 40 کروڑ روپے درکار تھے اور واپڈا کو ادائیگی کے لئے وفاقی محصولات سے کٹوتیوں کی وجہ سے تقریباً چار ارب روپے صرف ہوئے۔ لیکن ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہم نے یہ مصارف اپنے موجودہ اخراجات کو کم کر کے ہی پورے کئے ہیں۔

7. یہ امر باعث اطمینان ہے کہ نظرثانی شدہ بجٹ 96-1995ء میں حکومت کے وسائل میں 3 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ قابل تقسیم وفاقی محاصل و گرانٹ میں 2 ارب 59 کروڑ روپے کا اضافہ متوقع ہے۔ مزید برآں ہماری کاوشوں' بہتر مالیاتی نگہداشت اور ٹیکسوں کی بہتر وصولیوں کی وجہ سے صوبائی محاصل قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ 1990ء اور سال رواں کے متعینہ اہداف سے 41 کروڑ روپے زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر!

8. ہم ماضی کے حکمرانوں کی شاہ خرچیوں کے برعکس خود انحصاری اور بچت کو اپنا وطیرہ بنا رہے ہیں۔ اس

ضمن میں ہماری کامیابی کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ رواں مالی سال کے آغاز میں ہمیں جاری بجٹ سے 2 ارب 51 کروڑ روپے کی بچت متوقع تھی۔ لیکن وفاقی حکومت کی جانب سے اضافی وسائل کی فراہمی اور صوبائی محاصل کی وصولی میں بہتری کی بناء پر ہماری یہ بچت تقریباً 5 ارب روپے تک جا پہنچی ہے۔ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی اس سے روشن مثال اور کہاں ملے گی۔ جب سے پی ڈی ایف نے عنان حکومت سنبھالی ہے' سالانہ اور ضمنی بجٹ کے اخراجات کے تناسب میں بتدریج کمی ہو رہی ہے۔ رواں مالی سال کے دوران ان اخراجات کا تناسب صرف 6.17 فیصد ہے جبکہ 91-1990' 92-1991 اور 93-1992 میں یہ تناسب علی الترتیب 14.02 فیصد' 12.92 فیصد اور 9.22 فیصد تھا۔ اخراجات کے تناسب میں یہ مسلسل کمی ہمارے اس مالیاتی نظم و ضبط کی نشاندہی کرتی ہے جس کی جانب میں نے پہلے اشارہ کیا اور جو ہماری محنت اور کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جناب سپیکر!

9. ضمنی بجٹ کا مجموعی حجم صرف 5 ارب 67 کروڑ روپے ہے۔ اس میں تقریباً اٹھائیس کروڑ روپے مالیت کے Charged اخراجات شامل ہیں۔ 19 مطالبات زر محض علامتی ہیں جن میں سے ہر ایک کی مالیت صرف دس روپے ہے۔ چیدہ چیدہ مطالبات زر میں پنشنوز کی فلاح و بہبود کے لئے 3 ارب 22 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس رقم میں اضافہ اس امر کی بناء پر ہوا کہ 96-1995ء میں ریٹائر ہونے والے افراد کی تعداد گزشتہ سال سے کہیں بڑھ کر ہے۔ گندم کی خریداری کے لئے قرضوں پر عائد سود کی ادائیگی کے لئے 18 کروڑ روپے مخصوص ہوئے۔ یہ اضافہ شرح سود 10.50 فیصد کی بجائے 16.50 فیصد ہونے کی وجہ سے ہوا۔ 7 کروڑ روپے کے مطالبات زر ان قرضوں کی ادائیگی کے لئے مختص ہیں جو ہمیں قرضوں کی ادائیگی کے ضمن میں وفاقی حکومت کو ادا کرنا پڑے۔ اس رقم میں اضافہ روپے کی قیمت میں کمی کے باعث ناگزیر تھا۔ ترقیاتی کاموں کے لئے 113 کروڑ روپے اور آبپاشی کے نظام میں بہتری کے لئے 37 کروڑ روپے اضافی خرچ کئے گئے۔ جبکہ خود مختار اداروں کو قرضوں کے طور پر تقریباً 55 کروڑ کی رقم ادا کی گئی۔ ان خود مختار اداروں میں پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن' ملتان ڈویلپمنٹ اتھارٹی' واسا' پنجاب ڈیری کارپوریشن اور ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن شامل ہیں۔

بجٹ 97-1996ء

جناب سپیکر!

10. مالی سال 97-1996ء کے بجٹ میں وسائل کا تخمینہ 84 ارب 5 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ یہ تخمینہ رواں مالی سال سے 16.63 فیصد کی شرح سے 11 ارب 98 کروڑ روپے زائد ہے۔ ان وسائل میں وفاق کی جانب سے فراہم کردہ 71 ارب 32 کروڑ روپے کے محاصل و گرانٹ اور صوبائی محاصل کے 12 ارب 73 کروڑ روپے شامل ہیں۔ اس اعتبار سے ہمارے کل محاصل کا 85 فیصد وفاقی اور 15 فیصد صوبائی محاصل پہ مشتمل ہے۔ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ 1990 کی پروجیکشن کے مطابق صوبائی محاصل 8 فیصد سالانہ کی شرح سے بڑھنا چاہئیں لیکن ہم نے آئندہ مالی سال کے لئے صوبائی محاصل میں اضافے کا تخمینہ 13.86 فیصد لگایا ہے۔ ان محاصل کی وصولیابی کے لئے ہم نے ایک جامع اور منظم طریقہ کار ترتیب دیا ہے۔ جس کی بناء پر امید واثق ہے کہ اصل محاصل تخمینہ جات سے کسی صورت کم نہ ہوں گے۔

جناب سپیکر!

11. جاری اخراجات کا کل تخمینہ 77 ارب روپے ہے۔ جو مالی سال 96-1995ء کے مقابلہ میں صرف 12.44 فیصد زائد ہے۔ حالانکہ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ 1990ء کے تحت یہ اضافہ کم از کم 14 فیصد ہونا چاہئے تھا۔ لیکن ہمارا اصول اسراف سے احتراز اور کفایت شعاری کی راہ اپنانا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت بھی ایک کنبے اور خاندان کی مانند ہے جو اسراف کی راہ اختیار کر لے تو اس کی معاشی بدحالی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ مجوزہ بجٹ برائے مالی سال 97-1996ء کے پس پردہ یہ حکمت عملی کارفرما ہے کہ غیر ترقیاتی اخراجات کو کنٹرول کر کے ترقیاتی بجٹ کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز مختص کئے جائیں، محکموں کو مستعد اور فعال بنانے کے لئے ان کی بنیادی ضروریات کو پورا کیا جائے اور قومی ترقی و بہبود کے لئے کلیدی حیثیت رکھنے والے شعبوں یعنی تعلیم، صحت اور پبلک ہیلتھ وغیرہ کے لئے وسائل کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

جناب سپیکر!

12. ترقی یافتہ ممالک کے لئے تعلیم کی اہمیت کا اندازہ کسے نہیں۔ یہی وہ بنیادی جوہر ہے جو رزم گاہ حیات میں انسان کی پہلی ضرورت ہے۔ تعلیم' ہر شہری کا حق بھی ہے اور ایک قومی و ملی تقاضا بھی۔ ہماری حکومت اس تقاضے کی اہمیت سے بھرپور آگاہی رکھتی ہے اور ہماری ترجیحات میں فروغ تعلیم کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 97-1996ء کے دوران ہم نے تعلیمی شعبہ کے لئے 23 ارب 97 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ جو رواں مالی سال سے 3 ارب 25 کروڑ روپے زائد ہیں اور کل جاری اخراجات کا 31 فیصد ہیں۔ اس مختص شدہ رقم میں سے 15 ارب 46 کروڑ یعنی 65% سوشل ایکشن پروگرام اور بقیہ 8 ارب 51 کروڑ روپے یعنی 35% معمول کے پروگراموں کے لئے ہیں۔ سکولوں میں بنیادی سہولتوں' تعلیمی مواد' نقشہ جات' چاک' تختہ سیاہ وغیرہ کی فراہمی کے لئے 1250 روپے فی کلاس روم کے اعتبار سے 14 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ سکولوں کی عمارات کی ناگفتہ بہ حالت ہمارے لئے کسی المیہ سے کم نہیں۔ ان عمارات کی مرمت اور تزئین نو کے لئے آئندہ سال کے دوران 32 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ بیرونی اداروں کی امداد سے زیر تکمیل' پنجاب مڈل سکولنگ پراجیکٹ کے تحت آئندہ مالی سال کے دوران دور دراز کے پسماندہ دیہاتی علاقوں میں تقریباً ایک ہزار نئے مڈل سکول کھولے جائیں گے یا پہلے سے موجود پرائمری سکولوں کا درجہ بڑھا کر انہیں مڈل کی سطح تک لایا جائے گا اور ایلیمنٹری سطح کے ہزاروں اساتذہ کی جدید خطوط پر تربیت کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

جناب والا!

13. ہمارا تعلیمی نظام کئی ایک دیگر مسائل کے علاوہ نچلی سطح پر انتظام و انصرام اور نگہداشت کی بہت سی خامیوں کا شکار ہے۔ حکومت سمجھتی ہے کہ ان نقائص کا ازالہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب درد دل اور مثبت فکر کے حامل مقامی افراد سکولوں کے نظم و نسق سے وابستگی اختیار کریں اور حکومتی و غیر حکومتی وسائل کے اشتراک سے فروغ تعلیم کی جدوجہد کا آغاز ہو۔ اس مقصد کے پیش نظر ہم نے سکول اور گاؤں کی سطح پر سکول مینجمنٹ کمیٹیوں کو منظم کیا ہے جو تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے مقامی تعاون اور سرپرستی کے حصول کی جانب

ہمارا پہلا قدم ہے۔

جناب سپیکر!

14. افراد کی اچھی صحت ایک توانا اور متحرک معاشرے کی تعمیر کے لئے بنیادی شرط ہے۔ اسی امر کے پیش نظر ہم نے صوبہ میں صحت عامہ کی سہولتوں کی فراہمی کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ 96-1995ء کے دوران ان مقاصد کے لئے مختص' 4 ارب 74 کروڑ روپے کے مقابلہ میں 97-1996ء مین 5 ارب 70 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ 20 فیصد کی شرح سے 96 کروڑ روپے کا یہ اضافہ ہمارے اس دعویٰ کی تائید کرتا ہے۔ اس رقم میں سے دو ارب 61 کروڑ روپے سوشل ایکشن پروگرام کے لئے اور تین ارب 9 کروڑ روپے دیگر پروگراموں کے لئے مخصوص ہوں گے۔ ہمارا اصل مطمع نظر صحت کے میدان میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ تاکہ کم ترقی یافتہ اور پسماندہ علاقوں کے افراد مستفید ہو سکیں۔ جاری بجٹ میں بھی ہم ان امور کی جانب زیادہ توجہ دے رہے ہیں جن سے پسماندہ بستیوں میں علاج کا معیار بلند ہو سکے۔ اس ضمن میں ادویات' ایکسریز' مشینوں اور دیگر لوازمات کی فراہمی سرفہرست ہے۔ انتظامی امور کو بہتر بنانے اور ڈاکٹرز کے مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کے لئے کیریر سٹرکچر بھی تجویز کیا جا رہا ہے۔ بنیادی طبی سہولتوں کی فراہمی کے علاوہ حفظان صحت کی صورت حال میں بہتری کی خاطر پبلک ہیلتھ کے لئے 97-1996ء میں 57 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں یہ رقم رواں مالی سال کے مقابلہ میں 24 فیصد زائد ہے۔ واٹر سپلائی سکیموں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے 96-1995ء کے 30 کروڑ روپے کے مقابلہ میں اس بار 40 کروڑ روپے تجویز کئے جا رہے ہیں تاکہ صاف پانی کی فراہمی کا نظام خوش اسلوبی سے چلتا رہے۔

جناب سپیکر!

15. ترقی اور خوشحالی کا خواب اس وقت تک حقیقت کا روپ نہیں دھار سکتا جب تک کہ گھر اور بستیاں امن اور آشتی کا گہوارہ نہ بنیں۔ اگر درسگاہوں سے شعلے اور گھروں سے سسکیاں بلند ہوتی رہیں تو ترقی کی ہر جدوجہد صدا بصحرا ثابت ہو گی۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ مخصوص بین الاقوامی صورت حال کی وجہ سے ہمارا دشمن

ہمارے ہی گلی کوچوں میں نقب لگائے بیٹھا ہے۔ آئے دن کے دھماکے' قتل و غارت اور ڈکیتیاں اسی سلسلے کا شاخسانہ ہیں۔ اس گھمبیر صورت حال سے نمٹنے کے لئے ہمیں ایک موثر انتظامیہ کے علاوہ جدید تربیت' تنظیم اور اسلحہ سے لیس وہ جواں ہمت سپاہی بھی درکار ہیں جو اپنی جان پہ کھیل کر وطن عزیز کو امن کا گہوارہ بنا سکیں۔ امن عامہ کی اسی اہمیت کے پیش نظر اس مد کے لئے ہم نے اگلے مالی سال کے لئے 5 ارب 15 کروڑ روپے رکھے ہیں۔ ہماری حکومت نے ان اداروں کو سماج دشمن عناصر کے خلاف آزادانہ کاروائی کی جو اجازت دی ہے' اس کے نہایت مثبت اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ صوبہ بھر میں اشتہاری ملزموں کی گرفتاری' ناجائز اسلحہ کی دستیابی اور منشیات فروشی کا قلع قمع اس کا واضح ثبوت ہیں۔ شرپسندی کی وارداتوں اور دھماکوں کے باوجود محرم الحرام کے دوران مکمل امن و سکون بھی حکومت کی پیش بینی' بہتر حکمت عملی اور تدبر کا اظہار کرتا ہے۔

جناب سپیکر!

16. ہم ایک مکمل جمہوری ماحول اور عدل و انصاف پر مبنی معاشرے کی بنیاد ڈال رہے ہیں۔ عدلیہ اور انتظامیہ کی علیحدگی سیاسی نظام کو جمہوری قبا پہنانے کی ایسی ہی ایک عملی کوشش ہے۔ یہ وہ دیرینہ مطالبہ تھا جسے ماضی کی حکومتیں مصلحتوں کی صلیب پر لٹکاتی رہیں۔ بالاخر ہمیں ہی یہ اعزاز حاصل ہوا کہ ایک متروک عدالتی اور انتظامی ڈھانچے پہ خط تنسیخ کھینچ کے عدل و انصاف کی آسان راہیں استوار کر سکیں۔ عدلیہ اور انتظامیہ کی اس علیحدگی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہم اعلیٰ اور ماتحت عدالتوں کی ضروریات سے مکمل آگاہ ہیں اور آئندہ مالی سال کے دوران ان ضروریات کی تکمیل کے لئے تمام ضروری اقدام اٹھائے جائیں گے۔ عدلیہ کے علاوہ انتظامیہ' پولیس اور وکلاء ایوان عدل کا اہم ستون ہیں۔ ان اداروں کو درپیش مسائل کے حل کے لئے ہم نے انتظامیہ اور پولیس کے ساتھ ساتھ لاہور ہائی کورٹ اور پنجاب بار کونسل کو بھی خطیر امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!

17. جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا' قومی ترقی کا مقصود محض دولت کی پیداوار میں اضافہ نہیں بلکہ یہ تو اس دولت کو ہم وطنوں میں تقسیم کرنے کا نام ہے۔ اگر ہم ترقی کے ثمرات بانٹنے سے قاصر رہے تو لوگ یہ ثمرات چھیننے

پہ کمربستہ ہو جائیں گے۔ معاشرتی اور سماجی بہبود کی کوششیں اور بیت المال جیسے ادارے اسی معاشی ناہمواری کو دور کرنے کا عزم ہیں۔ آئندہ مالی سال کے لئے ہم اس مد میں 15 کروڑ روپے فراہم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ صنعتی کارکنوں کی بچیوں کی شادی اور جہیز کے اخراجات کے لئے تین کروڑ پچیس لاکھ روپے کی مختص شدہ رقم بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ سرکاری ملازمین جو ترقی کے خوابوں اور ان کی عملی تعبیر کے درمیان پل کا کام دیتے ہیں' کی بہبود بھی ہمارا مطمع نظر ہے۔ اس بار ہم نے ان کی حالت زار بہتر بنانے کی دوسری کوششوں کے علاوہ گھروں کی تعمیر اور سواری کی خرید کے لئے قرضوں کی ایک سکیم کا اجراء کیا ہے اور اس سکیم کے لئے 8 کروڑ روپے مخصوص کئے ہیں۔ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی پنشن کی ادائیگی کے سلسلہ میں 626 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

18. حکومت پنجاب کے مختلف اثاثہ جات کئی دہائیوں کی سرمایہ کاری اور نگہداشت کا حاصل ہیں۔ ان کے تحفظ اور انہیں شکست و ریخت سے بچانے کے لئے محکمہ شاہرات کے لئے 115 کروڑ' محکمہ تعمیرات کے لئے 94 کروڑ' محکمہ انہار کے لئے 38 کروڑ' سکارپ اور دیگر ٹیوب ویلز کے لئے 20 کروڑ' فلڈ کنٹرول کے لئے 9 کروڑ' ڈرینیج سکیموں کے لئے 3 کروڑ اور مراکز صحت کے لئے 12 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ وفاقی حکومت کو قرضہ جات کی واپسی کے لئے 14 ارب اور گندم کی سب سڈی پر اٹھنے والے اخراجات کے لئے ایک ارب 41 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ قطعی محاصل سرمایہ اور پبلک اکاؤنٹ کے حسابات کے بعد جاری بجٹ سے 5 ارب 65 کروڑ روپے کی بچت ہو گی۔ یہ خطیر رقم ترقیاتی بجٹ کی جانب منتقل کرنے کی تجویز ہے۔

تعمیر پنجاب پروگرام 97-1996ء

جناب سپیکر!

19. غالب نے کہا تھا کہ "میری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی"! لیکن جناب والا! ہم تعمیر اور ترقی کی' یاسیت کے اس انداز میں تعبیر نہیں کرتے۔ ہمارے نزدیک تعمیر' خرابی کی کوئی صورت نہیں بلکہ نقش جہاں سنوارنے کا نام ہے۔ اسی بناء پر ہم نے تعمیری اور ترقیاتی پروگراموں کو اپنی اولین ترجیح کا درجہ دیا ہے۔ رواں مالی

مالی سال کا ترقیاتی بجٹ 13 ارب 50 کروڑ روپے پہ محیط تھا جبکہ 97-1996ء کا بجٹ 15 ارب 75 کروڑ روپے پہ مشتمل ہو گا۔ دو ارب 25 کروڑ روپے کا یہ اضافہ ہماری انہی ترجیحات کا اظہار کرتا ہے۔ اب میں مختلف سیکٹرز میں مجوزہ تعمیری سرگرمیوں کا تفصیل سے ذکر کروں گا۔

جناب سپیکر!

20. تعمیر وطن یا تعمیر جہاں کی ہر کوشش کا نکتہ آغاز فروغ تعلیم سے ہوتا ہے۔ علم کی روشنی چارسو پھیلانے کی خاطر تعلیمی شعبہ کے لئے آئندہ سال کے دوران دو ارب 72 کروڑ روپے مہیا کئے جانے کی تجویز ہے جس میں سے ایک ارب 92 کروڑ روپے سوشل ایکشن پروگرام کے تحت خرچ ہوں گے اور 80 کروڑ روپے معمول کے پروگراموں پر خرچ ہوں گے۔ آئندہ مالی سال میں 1204 نئے پرائمری سکولوں اور 1172 بغیر عمارات پرائمری سکولوں کو عمارات مہیا کی جائیں گی جبکہ 716 مکتب سکولوں کو پرائمری کا درجہ دیا جائے گا۔ 6200 پرائمری سکولوں میں بجلی فراہم کی جائے گی اور 933 پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا جائے گا۔ 1200 پرائمری اور 1200 مڈل سکولوں کو فرنیچر مہیا کیا جائے گا۔ 800 پرائمری سکولوں میں اضافی کمرے تعمیر کئے جائیں گے جبکہ 2005 پرائمری سکولوں کے لئے چار دیواری مہیا کی جائے گی۔ سات انٹرمیڈیٹ و ڈگری کالج قائم کئے جائیں گے اور 13 کالجوں میں اضافی عمارات تعمیر کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں اس سال کے دوران 6 ووکیشنل اداروں کی تعمیر بھی مکمل ہو گی تاکہ صوبہ میں ہر طرح کی تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جا سکیں۔

جناب سپیکر!

21. تعلیمی معیار کی بلندی صرف عمارتوں اور فرنیچر کی فراہمی سے ممکن نہیں۔ ہمارا اصل اثاثہ ذہین طالب علم اور محنتی اساتذہ ہیں جو ایک روشن اور خوشحال مستقبل کی بنیاد بھی فراہم کرتے ہیں۔ اس جوہر یکتا کی آبیاری کے لئے صوبہ بھر میں 38 ہزار طلباء کو سکالرشپ اور پنجاب مڈل سکولنگ پراجیکٹ کے تحت ایلیمنٹری سطح کے تقریباً دو ہزار اساتذہ کو ان کی بہتر کارکردگی کی بناء پر مالی انعامات پیش کئے جائیں گے۔ امید ہے کہ یہ اقدامات اس کشت ویراں کی زرخیزی کا باعث بن سکیں گے جس کی نمی کی تمنا کبھی اقبال نے کی تھی۔

جناب سپیکر!

22. صحت کے شعبہ کے لئے ایک ارب 26 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے جس میں سے ستر کروڑ روپے کی رقم معمول کے پروگراموں اور 56 کروڑ روپے کی رقم سوشل ایکشن پروگرام کے تحت استعمال کرنے کی تجویز ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران میو ہسپتال' جناح ہسپتال لاہور' الائیڈ ہسپتال فیصل آباد' جنرل ہسپتال راولپنڈی اور نشتر ہسپتال ملتان میں ایک ایک سو بیڈ کے Burn Unit قائم کئے جائیں گے۔ لاہور میں میڈیکل یونیورسٹی قائم کرنے کے منصوبہ کا آغاز کیا جائے گا۔ گوجرانوالہ' ڈی جی خان اور سرگودھا کے ضلعی ہسپتالوں میں امراض قلب کے مراکز قائم ہوں گے۔ جبکہ میو ہسپتال میں انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی قائم کیا جائے گا۔ لیہ اور راجن پور کے ضلعی ہسپتالوں میں ٹی بی کے مریضوں کے لئے 72 بستروں کا اضافہ کیا جائے گا۔ جبکہ مختلف ضلعی ہسپتالوں میں 120 بستروں کا اضافہ بھی ہو گا۔ سوشل ایکشن پروگرام کے تحت 6 کروڑ 63 لاکھ روپے کی رقم سے 13 تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال مکمل کئے جائیں گے۔ جبکہ 11 کروڑ 84 لاکھ روپے کی رقم دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت کی تکمیل کے لئے رکھی گئی ہے۔ اس رقم سے 5 دیہی مراکز صحت اور 26 بنیادی مراکز صحت مکمل ہوں گے۔ جبکہ صوبہ کے چند منتخب مراکز میں ہومیوپیتھک اور یونانی ڈسپنسریاں بھی قائم ہوں گی۔ صحت کے شعبہ میں 31 کروڑ 84 لاکھ روپے کی رقم نرسنگ اور پیرا میڈیکل سکولوں کی تعمیر اور نرسوں اور دائیوں کو وظائف کی ادائیگی پر خرچ ہو گی۔ NGOs کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم پنجاب ہیلتھ فاؤنڈیشن کے لئے بھی مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

23. زرعی شعبہ کے لئے آئندہ مالی سال میں 32 کروڑ 50 لاکھ روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے جو کہ رواں مالی سال سے دس فیصد زائد ہے۔ زرعی تحقیق کے شعبہ کی تنظیم نو اور نجی شعبہ کے تعاون سے زرعی نظام کی بہتری کے لئے حکمت عملی ترتیب دی جائے گی۔ قابل کاشت رقبہ کی بحالی کے لئے تین کروڑ روپے کی رقم سے پنجاب لینڈ یوٹیلائزیشن اتھارٹی اپنے ماسٹر پلان پر کام جاری رکھے گی۔ اس ماسٹر پلان کے تحت آئندہ سال چار سو ٹیوب ویل نصب ہوں گے۔ یہ جمود ہمارے لئے تشویش کا باعث ہے کہ صوبہ میں گنے کی شرح پیداوار ایک عرصہ

سے جمود کا شکار ہے۔ اس امر کے تدارک کے لئے ہم کئی ایک تحقیقی سرگرمیوں کا آغاز کر رہے ہیں۔ چاول کی کاشت اور کٹائی کے نظام کو جدید تحقیق کی روشنی میں نئے خطوط پر استوار کیا جائے گا اور کپاس کی پیداوار میں اضافہ اور چناؤ کے عمل کو بہتر بنانے کے لئے مشینوں کے استعمال کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے گی۔ رنگین اور نامیاتی کپاس کے بیجوں کو متعارف کروانے کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران کئی ایک تحقیقاتی سرگرمیوں کا آغاز بھی کیا جا رہا ہے۔ کھالوں کی اصلاح کے پروگرام کے تحت 97-1996ء میں 2017 کھالوں کی اصلاح کی جائے گی' 14138 ایکڑ اراضی کو زرعی مقاصد کے لئے ہموار کیا جائے گا اور آبپاشی کے لئے پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے سبسڈی پروگرام کے تحت 11 سو نئے ٹیوب ویل نصب کئے جائیں گے۔ پس پردہ محرک یہ ہے کہ خاک وطن کا ہر ذرہ رشک بہشت بن سکے۔

جناب سپیکر!

24. اقبال نے کبھی کہا تھا کہ "پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار!" لیکن اس دور میں پھول' محض صحن چمن کی آرائش کا باعث ہی نہیں' حصول زر کا ذریعہ بھی ہیں۔ وسیع پیمانے پر ان کی پیداوار اور برآمد قیمتی زرمبادلہ کے حصول کا سبب بھی بن سکتی ہے۔ اس مقصد کے لئے ہم نے پنجاب کے جنوبی علاقوں میں تربیت باغبانی کا ایک پروگرام وضع کیا ہے تاکہ زمینداروں کو پھولوں کی کاشت و نگہداشت کی طرف مائل کر کے برآمدات میں اضافہ کیا جا سکے۔ اس مد میں پہلے سال دس لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

25. پنجاب کی نہروں' راجباہوں اور کھالوں میں بہتا ہوا پانی ہماری معیشت کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔ اس نظام کی اہمیت کے پیش نظر اور اس شعبہ میں ترقیاتی منصوبوں پر رفتار تیز تر کرنے کے لئے آئندہ مالی سال کے لئے 160 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جو کہ رواں مالی سال 96-1995ء کے مقابلہ میں تقریباً تین گنا زائد ہے۔ پاکستان کی ہر دلعزیز وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی ہدایت پر 96-1995ء کے دوران 140 کروڑ روپے کی لاگت سے تھل نہر کو Remodel کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا۔ منصوبہ کی تکمیل پر اس نہر کی استعداد

سات ہزار پانچ سو کیوسک سے بڑھ کر نو ہزار کیوسک ہو جائے گی۔ جس سے تقریباً 21 لاکھ ایکڑ زرعی رقبہ کے کاشت کاروں کو نہری وارہ بندی سے نجات مل جائے گی۔ 97-1996ء میں اس منصوبہ کے لئے ایک کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ وزیراعظم کی ہی ہدایت پر بی۔ آر۔ بی نہر کے مشرقی کنارے کے ساتھ لفٹ اریگیشن سکیم کا منصوبہ بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس سے ہماری مشرقی سرحد کے ساتھ 80 دیہات کا 70 ہزار ایکڑ رقبہ نہری پانی سے سیراب ہو سکے گا۔ اسی طرح میانوالی ضلع میں سنبل وال اور پائی خیل میں لفٹ اریگیشن سکیموں پر کام شروع کیا جا چکا ہے۔ امداد باہمی کے اصول پر عالمی بینک کی اعانت سے صوبہ میں ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت مشترکہ ٹیوب ویل لگانے کی ترغیب دینے کے لئے 30 ہزار روپے فی ٹیوب ویل کی مالی امداد کے علاوہ فنی رہنمائی بھی فراہم کی جائے گی۔ اس مد میں نئے مالی سال کے لئے دو کروڑ پچاس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے لاہور، قصور اور اوکاڑہ میں نہری پانی کی قلت کو دور کرنے کے لئے مرالہ راوی لنک کینال کی استعداد کو بحال کرنے کا منصوبہ بھی شروع کیا جا رہا ہے۔ وفاقی حکومت کے اشتراک سے نیشنل ڈرینیج پروگرام کے لئے ایک ارب دو کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران 20 کلومیٹر لمبی نہروں کی توسیع، 200 کلومیٹر نہروں اور راجباہوں کی بحالی، پچیس کلومیٹر سیم نالوں کی بحالی اور بیس کلومیٹر نہروں کی Remodelling کا کام بھی کیا جائے گا جبکہ پچاس کلومیٹر نہروں کو پختہ بنایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

26. وہ دن خواب ہوئے جب ہماری بستیوں میں زیر زمین پانی شہد کی طرح میٹھا اور ماحول کی تمام آلائشوں سے پاک ہوتا تھا۔ اچھے پانی کی فراہمی کو سہل بنانے کے لئے ہم نے دیہی علاقوں میں پینے کے پانی اور نکاسی آب کی سہولتوں کے لئے دو ارب 19 کروڑ روپے کی رقم رکھی ہے۔ جس سے دیہی آب رسانی کی 1062 جاری شدہ سکیموں اور نکاسی آب کی 1751 جاری شدہ سکیموں پر عمل درآمد ہو گا۔ آئندہ مالی سال میں آب رسانی کی 587 اور نکاسی آب کی 491 سکیمیں پایہ تکمیل تک پہنچنے کی توقع ہے۔ ان اقدامات کی بناء پر 90 لاکھ کی مجموعی آبادی اچھے پانی اور صاف ماحول کی نعمت سے مستفید ہو سکے گی۔ دیہی آبادی کے علاوہ قصبوں میں بھی ان بنیادی سہولتوں کے لئے 25

کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جس سے آب رسانی کی 115 اور نکاسی آب اور سیوریج کی 43 سکیموں پر عملدرآمد ہو گا۔ ان کوششوں کے نتیجہ میں آئندہ مالی سال کے اختتام تک آب رسانی کی تیرہ اور نکاسی آب و سیوریج کی گیارہ سکیمیں مکمل ہوں گی جس سے تقریباً چھ لاکھ کی اضافی آبادی فیض یاب ہو گی۔

جناب سپیکر!

27. ہمارے شہروں میں زندگی کی بنیادی سہولتوں کا فقدان خوشگوار ماحول کی راہ میں سنگ گراں کی طرح حائل ہے۔ ان سہولتوں کی فراہمی کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب چالیس کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جو رواں مالی سال کے 46 کروڑ 77 لاکھ کے مقابلہ میں تقریباً تین گنا ہے۔ شہر لاہور پنجاب کے ماتھے کا جھومر ہے۔ اس شہر میں بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل کے حل کے لئے تقریباً 6 کروڑ روپے کی رقم سے اہم سڑکوں کی تعمیر و مرمت، گڑھی شاہو پل کی تعمیر، فیروز پور روڈ پر انڈر پاس اور نئے ایئرپورٹ ٹرمینل تک سڑک کی تعمیر اور تکمیل کے منصوبہ جات ہمارا ہدف ہیں۔ پینے کے پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے شہر کے مختلف علاقوں میں 97-1996ء کے دوران پانچ ٹیوب ویل نصب کئے جائیں گے جس سے لاہور کی کم ترقی یافتہ آبادیوں کا کثیر حصہ مستفید ہو گا۔ فیصل آباد میں آب رسانی اور سیوریج کے عظیم تر منصوبہ کا پہلا حصہ آئندہ مالی سال میں مکمل ہو جائے گا جس کے لئے 50 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل کے بعد فیصل آباد کی 80 فیصد آبادی آب رسانی، 33 فیصد آبادی سیوریج اور 80 فیصد آبادی نکاسی آب کی سہولتوں سے بہرہ ور ہو گی۔ اسی طرح فیصل آباد سیوریج اور نکاسی آب کا منصوبہ بھی 5 کروڑ 26 لاکھ روپے کی مختص شدہ رقم سے مکمل ہو جائے گا۔ ڈجکوٹ روڈ پر آئندہ مالی سال کے دوران پل کی تعمیر مکمل ہونے سے ٹریفک کی بگڑتی ہوئی صورت حال بھی بہتر ہو جائے گی۔ ملتان شہر کی ترقیاتی سکیموں کے لئے سات کروڑ 87 لاکھ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جس میں سے ایک کروڑ 90 لاکھ روپے فراہمی آب اور سیوریج کی سکیموں کے لئے اور 5 کروڑ 97 لاکھ سڑکوں کی تعمیر اور شمالی بائی پاس کی تعمیر پر خرچ ہوں گے۔ راولپنڈی میں آب رسانی، نکاسی آب اور ڈرینیج کی سہولتوں کی فراہمی کے لئے 8 کروڑ 21 لاکھ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جس میں سے 2 کروڑ پچاس لاکھ روپے آب رسانی اور حفظان

صحت کے منصوبہ کے مرحلہ اول کے لئے مختص ہیں۔ جبکہ خان پور ڈیم سے پانی کے حصول کے منصوبہ کے لئے چار کروڑ روپے کی رقم رکھی جا رہی ہے۔ گوجرانوالہ میں موجودہ سڑکوں کی تعمیر و بحالی اور سیوریج سسٹم کی تعمیر کے لئے 2 کروڑ چھیاسٹھ لاکھ روپے کی رقم مہیا کی جا رہی ہے جس سے یہاں کے روز افزوں شہری مسائل حل کرنے میں مدد مل سکے گی۔ وزیراعظم کے خصوصی شہری ترقیاتی پیکیج کے تحت پانچ بڑے شہروں لاہور' فیصل آباد' راولپنڈی' ملتان اور گوجرانوالہ کی ترقی کے لئے 90 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ وفاقی حکومت کی جانب سے ملنے والی 50 کروڑ روپے کی امداد اس کے علاوہ ہے۔

جناب سپیکر!

28. صوبہ میں آمدورفت کی سہولتوں کو بہتر بنانے اور ترقی کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے شاہرات کا ایک ایسا وسیع اور مضبوط نظام درکار ہے جو ہمیں وقت کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کر سکے۔ اس کے لئے آئندہ مالی سال کے دوران 93 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلہ میں دس فیصد زائد ہیں۔ آئندہ مالی سال میں 284 کلومیٹر موجودہ سڑکوں کی توسیع اور بہتری عمل میں لائی جائے گی اور 47 کلومیٹر نئی سڑکیں تعمیر ہوں گی۔ ہم جانتے ہیں کہ ہماری ترقی کا نکتہ آغاز ہمارے کھیت ہیں۔ اس لئے صوبہ میں کھیت سے منڈی تک کی سڑکوں کا پروگرام بھی ہماری اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ اس کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب 10 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس سے تقریباً 250 جاری شدہ سکیموں کی تکمیل پر 950 کلومیٹر لمبی نئی پختہ سڑکیں تعمیر ہوں گی۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کی اعانت سے کھیت سے منڈی تک سڑکوں کی تعمیر کا دوسرا مرحلہ بھی مکمل ہو جائے گا جبکہ حکومت جاپان اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی مدد سے دیہی سڑکوں کی تعمیر کے نئے منصوبہ کے پہلے مرحلے پر بھی کام شروع کیا جائے گا اس منصوبہ کے لئے 8 کروڑ 41 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

29. ہمارا ایمان ہے کہ ترقی کا سورج ان پسماندہ بستیوں کے افق سے طلوع ہو گا جنہیں ماضی کے حکمرانوں نے حقیر سمجھ کے فراموش کر دیا تھا۔ اسی کوتاہی کے تدارک اور صوبہ کے پسماندہ علاقوں کو نسبتاً ترقی یافتہ علاقوں

کے ہمسر لانے کے لئے مختلف ترقیاتی اداروں کی سرگرمیوں کو تیز تر کیا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال میں 17 کروڑ 87 لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ ان اداروں میں بہاولپور' مری کہوٹہ' ڈیرہ غازی خان اور چولستان کے ترقیاتی ادارے اور آباد شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

30. بے روزگاری کا عفریت ایک مدت سے ہماری معیشت کو ڈس رہا ہے۔ اس اہم مسئلے پر قابو پانے کے لئے دیہی صنعتی پروگرام اور سیلف ایمپلائمنٹ سکیم کے نام سے چھوٹی صنعتوں کے قیام کے لئے ہم نے آسان شرائط پر قرضے فراہم کرنے کے منصوبہ جات شروع کئے ہیں۔ امید ہے کہ ان منصوبوں سے صوبہ بھر میں صنعتی ترقی کے ایک نئے باب کا اضافہ ہو گا۔ صنعتی کارکنوں کی محنت ہماری معاشی ترقی کے لئے ایندھن کا کام دیتی ہے۔ ان کی بہبود میں ہی ہماری خوشحالی کا راز پنہاں ہے۔ صوبہ میں صنعتی کارکنوں کے لئے 28 لیبر کالونیاں قائم کی جا رہی ہیں جن کے لئے وفاقی حکومت ورکرز ویلفیئر فنڈ سے رقم فراہم کرتی ہے۔ اس منصوبہ کے تحت تین مرلہ کے تقریباً 35 ہزار پلاٹ تیار کرنا مقصود ہیں۔ پہلے مرحلہ میں سرگودہا' فیصل آباد' بورے والا' ٹوبہ ٹیک سنگھ' گوجرانوالہ اور ساہو کی ملیاں میں 8 لیبر کالونیاں مکمل ہونے پر 8529 پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح دوسرے مرحلہ میں ساہیوال' فیصل آباد اور کمالیہ میں چار کالونیاں مکمل کی گئی ہیں۔ جہاں آسان اقساط پر سات ہزار پانچ سو پلاٹ کارکنوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں لاہور' رحیم یار خان' بہاولپور' مظفرگڑھ' جھنگ' سیالکوٹ' جوہرآباد اور گجرات میں آٹھ کالونیوں پر کام شروع ہو گا۔ جن کی تکمیل تقریباً بیس ہزار رہائشی پلاٹوں کی دستیابی کا باعث بنے گی۔

جناب سپیکر!

31. آتش شکم کی سیری کے بعد جو تمنا سینے میں مچلتی ہے اس کا نام اپنا گھر ہے۔ صوبہ کے ہزاروں لاکھوں لوگ آج بھی اپنے گھر کی نعمت سے محروم ہیں۔ کم آمدنی کے حامل افراد کو رہائشی پلاٹ مہیا کرنے کے لئے 10 کروڑ 27 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ دوران سال چیچہ وطنی اور ناندلیانوالہ میں تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم کی تکمیل پر

1225 پلاٹ میسر ہوں گے۔ وزیراعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف نکئی کی خصوصی ہدایات پر لاہور میں 500 ایکڑ اور فیصل آباد' ملتان اور راولپنڈی میں دو دو سو ایکڑ رقبہ پر کم آمدنی والے گھرانوں کے لئے ہاؤسنگ سکیموں پر کام شروع کرنے کے لئے ایک معقول رقم مختص کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ صوبہ کی دیہی بستیوں میں جناح آبادیوں کے نام سے پانچ مرلہ سکیمیں بھی شروع کی جائیں گی تاکہ ہمارے کسان اور دیہی مزدور اپنی چھت کے بنیادی حق سے محروم نہ رہیں۔ پاپولیشن ویلفیئر پروگرام پر عملدرآمد وفاقی حکومت کی امداد سے ہوتا ہے۔ رواں مالی سال کے دوران یہ امداد 52 کروڑ روپے کے لگ بھگ تھی۔ جبکہ مالی سال 97-1996ء کے دوران وفاقی حکومت اس پروگرام کے لئے 75 کروڑ روپے مہیا کرے گی۔

جناب سپیکر!

32. آزادی کے ایک طویل عرصہ بعد بھی' جب تحریک پاکستان کے تقاضوں کی تکمیل نہ ہوئی تو فیض نے کہا تھا کہ ۔

نجات دیدہ و دل کی گھڑی نہیں آئی
چلے چلو کہ وہ منزل ابھی نہیں آئی

ہم نجات دیدہ و دل کی اسی منزل کے متلاشی ہیں۔ اس منزل کی راہیں بہت دشوار گزار ہیں۔ ان کو طے کرنے کے لئے خون جگر اور جرات رندانہ درکار ہے۔ مزدور کے ہاتھ میں محنت کا تیشہ اور کسان کے سینے میں مچلتی ہوئی آرزوئیں ہمارا زاد راہ ہیں۔ اس منزل تک پہنچنے کے لئے ہمیں کئی قربانیاں دینا ہیں اور کئی کٹھن فیصلے کرنا ہیں۔ یہ چند فیصلے ہم فنانس بل کی صورت میں معزز ایوان کی خدمت میں پیش کریں گے۔ کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اسی جذبے سے فنانس بل میں مجوزہ ٹیکسوں کا جائزہ لیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

33. وسائل کی کمی' ضرورتوں کا ہجوم اور خواہشوں کی یلغار' یہ چند الفاظ ہماری کہانی کا خلاصہ ہیں۔ لیکن ترقی یافتہ اقوام کا تجربہ شاہد ہے کہ دل اگر سوزوساز سے آشنا اور وطن کی محبت میں دھڑکتا ہو تو مشکل منزلیں بھی

آسان ہو جاتی ہیں۔ ہم فکر اقبال کے خوشہ چیں ہیں۔ قائداعظم کے فرامین ہمارا ایمان ہیں اور شہید ذوالفقار علی بھٹو سے ہم نے قربانی اور جدوجہد کا درس لیا ہے۔ ہمارا تعلق اس قبیلے سے ہے جو پسے ہوئے لوگوں کا ترجمان ہے' جو جمہوریت اور مساوات کا داعی ہے' جو ظلم اور استحصال کو کفر سمجھتا ہے اور جس کا مقصود ترقی کی وہ منزل ہے جہاں خوشیوں کا سورج ہر گھر کے آنگن میں اترتا ہے۔ آئندہ سال کا بجٹ انہی جذبوں' امنگوں اور عزائم کا ترجمان ہے۔ یہ بجٹ گو ہمارے ہر خواب کی تعبیر نہیں لیکن حصول تعبیر کے سفر کا آغاز ضرور ہے۔ اندیشہ فیض کے برعکس نجات دیدہ و دل کی گھڑی اب دور نہیں' منزل کا عکس دکھائی دیتا ہے اور بقول شاعر

اک ذرا صبر کہ فریاد کے دن تھوڑے ہیں

پاکستان زندہ باد